# UNIVERSITY OF BALOCHISTAN, QUETTA.

UNIVERSITY OF

Code No.

Name of Examination

Group ———— Evening / Morning ————

Subject.

Paper.

Date.

Number of Continuation Sheets attached (if enclosed)

Grand total (in figures)

Grand total (in Words)

**NOTE:** Candidates are warned that if the particulars required above are not correctly supplied this Answer book will not be examined

| Question No. | Marks Obtained |
|---|---|
| 1 | |
| 2 | |
| 3 | |
| 4 | |
| 5 | |
| 6 | |
| 7 | |
| 8 | |
| 9 | |
| 10 | |
| Grand Total | |

Name and Signature of Examiner

Signature of Head Examiner

Name and Signature of Checker / Assistant

Signature of Head Checker

Serial No. Z 84073

Roll. No. | 5 | 2 | 8 | 5 | 1 |

Roll. No. in words Fifty Two Thousand Eight H. Fifty One

Code No.

Name of Examination. B.Sc Annual 2018

Group Ist

Subject ISLAMIAT.

Paper

Date 5th October 2018.

Examination Centre Govt Girls Degree Clg Qila Cantt (2).

Number of continuation Sheets attached (if enclosed) 01.

**NOTE:** Candidates are warned that if the particulars required above are not correctly supplied this Answer book will not be examined

Vouching accuracy of the particulars mentioned above

Signature of Centre Superintendent.

# اسلامیات

سوال نمبر 1:- الف - مندرجہ ذیل کے جوابات دیں:-

1- **یوم الفصل، یوم البعث اور یوم الحساب سے کیا مراد ہے؟**

جواب:- یوم الفصل، یوم البعث اور یوم الحساب، تینوں سے مراد قیامت کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور سب سے ان کے اعمال کا حساب ہوگا۔

## یوم الفصل:-

یوم سے مراد 'دن' ہے اور 'فصل' کے معنی سے مراد جو اعمال کیے ہیں ان کے مطابق اس شخص کے ساتھ کیا عمل درپیش ہوگا۔ اس دنیا میں انسان نے جو کچھ کیا، اسے آخرت میں اپنے تمام اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ جو جس نے بویا ہے اسے وہی کاٹنا ہے۔ جیسا کہ کسان اگر اچھی فصل بوئے گا تو اسے اچھا پھل ملے گا اور اگر فصل خراب ہے تو اسے پھل بھی اچھا نہیں ملے گا۔ اسی طرح

اس دنیا میں جس کے اعمال نیک اور اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوں گے تو اسے آخرت میں جزائے خیر کے طور پر جنت میں ڈالا جائے گا اور جو اعمال بد کا مرتکب ہو گا۔ اُسے دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

## یوم البعث :-

یوم سے مراد 'دن' ہے اور بعث سے مراد آخری میں آنے کے۔ اس سے یہ مفہوم نکلا کہ یوم البعث کا مطلب ہے آخری دن۔ اس دنیا میں آخری دن کی تیاری کرنا یعنی اسلام اور دین پر عمل کرنا ہی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آخرت سے مراد آخر میں آنے کے ہیں۔ آخرت کے دن سب سے ان کے اعمال کے مطابق باز پرس ہوگی اور ہر شخص کو اس کے کئے کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔ ایک مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہمیں چاہیے کہ ہم آخرت کی اچھی تیاری کریں اور ہر طرح کے نیک اعمال کر کے جنت میں جانے والے بنیں تاکہ دوزخ کے خوفناک عذاب سے ہمیں نجات مل سکے

## یوم الحساب:-

"یوم الحساب" سے مراد "حساب کتاب کا دن" ہے۔ قیامت کے دن کو یوم الحساب بھی کہا گیا ہے جس سے یہ بات صاف طے ہے کہ قیامت کے روز ہر شخص سے علیحدہ حساب لیا جائے گا۔ جو کچھ اُس نے اس دنیا میں کیا ہوگا خواہ کھلم کھلا یا پوشیدہ اُسے اُس کا حساب دینا ہے۔ کوئی بھی شخص اس حساب سے بچ نہیں سکتا خواہ ہو وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ ہر ایک عمل کا بدلہ دینا پڑے گا۔

نیز آخرت وہ دن ہوگا جب سارے انسان اللہ کے حضور پیش ہونگے اور اپنے کئے کے مطابق جزائے خیر یا شر کے مرتکب ہوں گے۔ اس دن کو انصاف کا دن بھی کہا گیا ہے کیونکہ ہر شخص کو انصاف کے ترازو میں تولا جائے گا۔ بیشک اس دنیا میں کوئی بدکار بچ جائے مگر اللہ کے آگے اُسے اپنی بدکاری کا حساب دینا پڑے گا۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں چاہیے کہ عمل نیک کریں، اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی پابندی کریں تاکہ آخرت میں سرفرو ہوکر جنت میں داخل ہوں۔

3- سورۃ الحجرات کا وجہ تسمیہ بیان کریں۔

جواب:- تعارف:-

سورۃ الحجرات "مدنی" سورت ہے۔ اس میں اٹھارہ آیات اور دو رکوع ہیں۔ یہ سورت قرآن کریم میں ۲۸ سپارے میں واقع ہے۔ مدنی سورت اس کو کہتے ہیں جو نبی پاک ص کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد نازل ہوئیں۔ ان سورتوں میں زیادہ تر مسلمانوں کو زندگی کے طور طریقے بتائے گئے ہیں۔

سورۃ الحجرات میں مندرجہ ذیل باتوں اور احکامات کا ذکر ہے۔

1- آدابِ مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

اس سورت میں مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ وہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوں تو آداب کا دامن نہ چھوڑیں۔ اپنے لہجے میں نرمی رکھیں اور دھیمی آواز میں بات کریں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز کو بلند نہ کریں اور اس طرح نہ بولیں جیسے اپنے ساتھیوں سے بولتے ہیں۔ آپ ص کو اونچی آواز میں مخاطب کرنے سے گریز کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

"اور حضور ﷺ کے سامنے اپنے لہجے دھیمے رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے سارے اعمال رد کر دو اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔"

اس سے واضح ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اگر کوئی آواز اونچی کرے تو گناہ کا مرتکب ہوگا اور اس کے پچھلے نیک اعمال ختم ہو جائیں گے۔ اس لیے حکم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام میں کوئی کمی نہ چھوڑی جائے اور بات چیت کے معاملے میں بھی بہت خیال رکھا جائے۔

## ۲۔ مومن کی صفات:۔

سورۃ الحجرات میں ایک مسلمان ہونے کے تمام اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ ایک مومن اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں چاہیے کہ ہر کام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق کریں۔ چاہے وہ کام دنیاوی بھلائی کے لئے ہو یا آخرت کے لئے۔ سب کو چاہیے کہ اعمال نیک کا ارتکاب کریں۔ مومن کی چند صفات جن کا اس سورۃ میں ذکر کیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہیں:۔

### i- کفار کے ساتھ سلوک:-

مسلمان کو تلقین کی گئی ہے کہ اگر اس کا کسی مشرک سے واسطہ پڑے تو وہ اس سے بحث نہ کرے بلکہ صرف سلام کہہ کے رخصت ہو جائے۔

### ii- راتوں میں قیام:-

اللہ کے برگزیدہ بندے وہ ہیں جو راتوں کو قیام کرتے ہیں یعنی تہجد ادا کرتے ہیں اور اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کو ہی صرف الٰہ مانتے ہیں اور ہر طرح سے اسی کو خالقِ حقیقی سمجھتے ہیں۔ کسی کو معبود سوائے اللہ کے نہیں مانتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے اعمال کی معافی دی جائے گی اور آخرت کے روز ان کو اچھا بدلہ یعنی جنت میں ڈالا جائے گا۔

### iii- دوسروں کو معاف کرنا:-

اس سورۃ الحجرات میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہی شخص صحیح مسلمان اور مومن ہے جو دوسروں کو معاف کردے ان سے بدلہ نہ لے اور اسی میں اپنی بھلائی سمجھے۔

اِن اوصاف کے علاوہ اور بھی کئی صفات بیان ہوئیں ہیں۔

## ۳۔ مشرکین کا انجام:۔

سورۃ الحجرات میں اللہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں سے انکار اور ان کے احکام پر عمل نہیں کریں گے اس کا انجام برا ہے۔ ان لوگوں کو کفار و مشرکین کہا گیا ہے اور ان کو بڑے عذاب کی بشارت دے دی گئی ہے۔ ایسے لوگ نہ صرف توحید و رسالت کا انکار کرتے ہیں بلکہ منافق کی حد تک اُتر جاتے ہیں۔ کسی پر یہ گناہ معاف نہیں کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود سمجھے ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔ تمام مشرکین کو ان کے اعمال کا انجام بتا دیا گیا ہے۔ ہر ایک کو قیامت کے دن حساب دینا لازم ہے۔ اس دنیا میں جو بھی اعمال ہوں گے اسی کے مطابق بدلہ ملے گا۔ مسلمانوں کو جنت میں ڈالا جائے گا اور منافقین اور مشرکین کو دوزخ کے عذاب میں ڈالا جائے گا۔

## 4۔ حسنِ خلق سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ حسنِ خلق:۔

حسنِ خلق کے دو معنی ہو سکتے ہیں: ایک لفظی لحاظ سے اور دوسرا اصطلاحی معنی۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

### حسنِ خلق کے معنی:۔

عام طور پر اچھے اخلاق کو حسنِ خلق کہتے ہیں۔ "حسن" مطلب "اچھا یا عمدہ"۔ خلق سے مراد "عادت" ہے۔ تو حسنِ خلق کے معنی ہوئے: اچھی عادت یا اچھا اخلاق یا عمدہ اخلاق۔

### حسنِ خلق کے اصطلاحی معنی:۔

اصطلاح میں حسنِ خلق اُس عادت کو کہتے ہیں جو عمل نیک ہو۔ برائی سے روکے اور اچھائی کی طرف راغب کرے۔ اسلام میں کوئی بھی عمل خواہ وہ دینی یا دنیوی ہو، تب ہی نیک کہلائے گا جب اللہ کے احکام کے مطابق ہو گا۔ جو عمل اچھا نہیں ہو گا اُسے حسنِ خلق نہیں کہا جا سکتا۔ اچھا اخلاق مومن کی صفت ہے۔

## اسلام میں حسن خلق کی اہمیت:

دین اسلام میں اخلاق کو بہت
اہمیت حاصل ہے۔ کئی سورتوں / آیاتوں سے اور بہت سی حدیث
سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حسن اخلاق بھی اسلام کا ایک
ستون ہے۔ یہ ایک عبادت میں بھی ہے۔ اگر کسی شخص کا اخلاق
اچھا نہ ہو تو وہ مسلمان کی تعریف میں مشکل سے گر سکتا ہے
ایک اچھا اور نیک مومن ہونے کی حیثیت سے تمام مسلمانوں
کو چاہیے کہ وہ اپنے اخلاق کو اعلیٰ رکھیں کسی سے بدی یا
بری بات نہ کریں اور نہ ہی کسی کو نقصان پہنچائیں۔ اخلاقیات
اسلام میں بہت اہم ہیں۔ ان پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کسی کے
ساتھ اچھا برتاؤ کرنا بھی ایک مسلمان کے لیے باعث ثواب ہے اور
یہ اس کے نیک اعمال میں بہت بڑا عمل ہے۔

## حدیث میں حسن خلق کی اہمیت:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا کردار اعلیٰ تھا۔ آپ حسن خلق کے پیکر تھے۔ اور تمام مسلمانوں
کو اچھا اخلاق کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

اخلاق کی وجہ سے مشرکین میں مشہور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی حسنِ اخلاق اپنایا اور مسلمانوں کو بھی اس صفت کو اپنانے کا حکم دیا اور تلقین کی۔ کسی مسلمان پر یہ بات عائد نہیں کی جا سکتی کہ وہ مومن تو ہے مگر اس کا کردار اچھا نہیں۔ ایک مومن اپنے کردار ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

اگر اخلاق اچھا ہوگا تو وہ حسنِ خلق کہلائے گا۔ اسے شخص کی لوگ تعریف کریں گے اور وہ معاشرے میں عزت پائے گا۔ اچھے اعمال ایک شخص کو پستی سے بلندی پر لے جاتے ہیں اور برا اخلاق زمین پر گرا دیتا ہے۔ کسی شخص کو اس کے اخلاق کے علاوہ جانچنا غلط ہے۔ ایک انسان اپنے اخلاق ہی کی بدولت معاشرے میں اور پوری دنیا میں جگہ بناتا ہے۔

## اچھے اخلاق والوں کا انجام

حسنِ خلق کے مرتکب مسلمانوں کے لیے جنت کے باغات ہیں۔ یہی اُن کا بدلہ ہے اُن اعمال کا جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ انہیں آخرت میں جنت کا تحفہ دیا جائے گا۔

5- لفظ الٰہ کے کوئی سے تین لغوی معنی لکھیں:

جواب:- الٰہ:

الٰہ سے مراد ہے:

۱- وہ جسے اعلیٰ مانا جائے۔

۲- جس کی عبادت (پرستش) کی جائے۔

۳- جس کا حکم مانا جائے۔

۴- جسے سب سے بڑھ کر عزت دی جائے۔

۵- کسی دوسرے کو اس کے اوپر نہ کیا جائے۔

**اصطلاحی معنی:**

اسلام میں الٰہ سے مراد اللہ پاک کی ذات ہے۔

اسلام صرف اور صرف الٰہ اللہ ہی ہے جس نے اس دنیا کی تخلیق کی اور سارے جہان کو پیدا فرمایا۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے ہر ایک کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے الٰہ صرف اللہ کی ذات کو مانا جائے اور کسی کو اس کا معبود نہ سمجھا جائے اور دل سے اس بات کی شہادت دے۔

## کلمہ طیبہ کا مقصد:

"لا الہ الا اللہ" میں اللہ کی ذات کو الہ کہا گیا ہے۔ الہ وہ ہوتا ہے جس کا حکم مانا جائے جسے سب سے بڑھ کر بڑا سمجھا جائے۔ جس کا ہر شے پر قدرت ہو۔ جس نے یہ ساری دنیا تخلیق کی وہی ایک واحد اور اکیلا ہے جو اللہ کی ذات ہے۔

تمام مسلمانوں کو اس پر شہادت لازم ہے کہ اللہ ہی الہ ہے اسی کو معبودِ برحق سمجھا جائے۔ کسی معاملے میں اس کے علاوہ کسی سے رجوع نہ ہوتا ہو۔ مسلمان صرف اللہ کی عبادت کرتا ہے اسی کو معبود سمجھتا ہے۔ اسی کو خالق اور مالک سمجھتا ہے وہی ہے جس نے یہ ساری کائنات بنائی اور ہر ایک چیز کو اپنے اپنے وقت اور اپنی جگہ پر قائم رکھا۔ وہ ایک اکیلا ہے اور تمام جہان کا مالک ہے۔

UNIVERSITY OF BALOCHISTAN

مکلہ

۷۔ مواخات کے معنی کیا ہیں ؟

جواب :- جب مسلمان مکہ مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر کے گئے
تو وہاں کے مسلمانوں نے ان کا بہت دل اور احترام
سے آنا تسلیم کیا۔ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب مسلمانوں کو لیکر مکہ سے مدینہ کی طرف گئے تو اس
وقت مدینہ میں اسلام پہلے سے آچکا تھا اور بہت سے
لوگ مسلمان ہو چکے تھے تو انہوں نے ان کی ہجرت دل
سے تسلیم کی اور ان کا اچھا استقبال کیا۔

مہاجر :-
وہ شخص جو ہجرت کر کے دوسرے شہر یا ملک جائے۔

انصار :-
وہ مسلمان جو مدینہ منورہ میں مہاجرین کا استقبال
کرتے ان کو انصار کہا گیا ہے۔

مہاجرین اور انصار بھائی چارہ :-
وہ اللہ اور اس کے رسول
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو ایک

UNIVERSITY OF BALOCHISTAN

دوسرے کا بھائی قرار دیا۔ اسے مواخات کہتے ہیں۔ " بھائی
چارے کی یہ مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی

(ب) خالی جگہ پر کریں۔

1- "رسالت۔"

2- "تیسرا۔"

3-

4- انکساری - جو نہ کسی دوسرے کو اللہ کے سوائے الٰہ پکارتے ہیں

5-

6- "حضرت موسیٰ علیہ السلام۔"

7- "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

سوال نمبر 4 :- زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟ اسلام میں اہمیت واضح کریں۔

جواب **زکوٰۃ**:-

زکوٰۃ سے مراد "پاک ہونا" "صاف ہونا" ہے۔

## زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ اسلام کا چوتھا اہم رکن ہے۔

ہر صاحب استطاعت مسلمان پر لازم ہے کہ اگر اس کے پاس مال میں سے کسی حد تک زیادہ مقدار ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس میں سے کچھ مال غرباء و مساکین کو دے اور ان کی مدد کرے۔ کسی پر یہ لازم نہیں کہ اگر اس کے پاس صرف ضرورت کی چیزیں ہیں تو وہ ان میں سے بھی کسی دوسرے کو دے بلکہ یہ صرف ان مسلمانوں پر فرض ہے جو صاحب استطاعت ہوں۔ جن کے پاس زیادہ مال ہو اور وہ ان کی ضرورت میں نہ آئے۔ اسلام نے زکوٰۃ کی ایک خاص مقدار قائم کی ہے مسلمانوں کو اسی کے مطابق زکوٰۃ و صدقات دینے چاہیے۔

## زکوۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی مندرجہ ذیل اہمیت ہیں:

### ۱۔ مال میں برکت:

زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت آتی ہے۔ اللہ زکوٰۃ دینے والے کو اس سے دگنا اجر دیتا ہے۔

### ۲۔ معاشرے کی بھلائی:

زکوٰۃ دینے سے معاشرے کے غریب لوگوں کی مدد ہوتی ہے اور معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

### ۳۔ مال کی محبت:

زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ وہ مال جمع نہیں کرتا بلکہ اسے ضرورت مندوں میں تقسیم کرتا ہے۔

### ۴۔ جسم کی پاکیزگی:

مال کو خرچ کرنے سے جسم بھی پاک ہوتا ہے اور وہ شخص جنت میں جائے گا جس نے اللہ کے حضور اپنا مال خرچ کیا۔

## قرآن میں زکوٰۃ کی اہمیت۔

اللہ نے قرآن کریم میں

1 مختلف مقامات پر زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ سے مسلمان کا مال پاک ہوتا ہے۔ ارشاد ہے

"جو لوگ دنیا میں مال جمع کرتے ہیں اور اسے اپنے

2 پاس سنبھال کر رکھتے ہیں قیامت کے روز اسی مال

کو ان کے گلے میں طوق کی طرح باندھا جائے گا۔ ایسے لوگوں

کا ٹھکانہ جہنم ہے"

3 جو مسلمان زکوٰۃ نہیں دیتا اس کے لیے جہنم کا عذاب

تیار ہے۔ وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ اس لیے

ہر مسلمان پر زکوٰۃ دینا لازم (فرض) ہے جو اس کے قابل ہو۔

## زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جہاد۔

4 حضرت ابوبکرؓ کے دور

میں جن مسلمانوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا ان کے خلاف

جہاد کیا گیا۔ اس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

## زکوٰۃ کے مصارف:-

زکوٰۃ کس کو دی جائے اس کا ہی قرآن کریم میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ مندرجہ ذیل لوگوں پر فرض ہے

۱۔ مسکین۔
۲۔ فقراء
۳۔ جو زکوٰۃ کے عملے میں کام کرتے ہیں۔
۴۔ نومسلمانوں کو۔
۵۔ غلام کو آزاد کرانے میں
۶۔ فی سبیل اللہ۔
۷۔ جو سفر میں ہو۔

ان تمام کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے

---

شورہ:-

...ی طرف ...ب صلی اللہ ... سر واضح ... تھا۔ آپ صلی ... دی گئی اور ... فرض ... گیا ہے

UNIVERSITY OF BALOCHISTAN, QUETTA.

CONTINUATION SHEET

No. N 90655

Roll No. 52851.

سوال نمبر 4:۔ خطبہ حج الوداع انسانی حقوق کا بہترین منشور ہے۔ بحث کریں۔

جواب:۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے 10 ہجری میں مکہ کی طرف سفر کیا اور حج کا فریضہ انجام دیا۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں پر حج کی فضیلت مکمل طور پر واضح کر دی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اور آخری حج تھا۔ اس میں آپ نے بہت طویل خطبہ دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مکمل طور پر ان کی زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور اسلام کو بطور دین ہر مسلمان پر فرض کیا۔ آپ نے اس حج کے خطبے کو حج الوداع کہا گیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل کچھ باتیں بتائی گئی۔

# حج الوداع میں مسلمانوں کے حقوق کا بیان:

رسول اللہ نے خطبہ حج الوداع میں مسلمانوں اور انسانوں کے لیے بہت سے اخلاق بتائے جن کو اپنانا ہر ایک پر فرض ہے۔ کچھ اخلاق کا ذکر یوں ہوا ہے۔

## ۱۔ حسنِ اخلاق۔ اعلیٰ اخلاق:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اخلاق کو مسلمان کی صفت کہا۔ کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ اچھے اخلاق کو اختیار کرے وہ معاشرے میں بھی عزت پائے گا اور آخرت کے دن بھی سرخرو ہو گا۔ کسی مسلمان کو بداخلاق نہیں ہونا چاہیے۔ اچھے اخلاق والے کو خدا نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔

## ۲۔ غیر مسلموں کے حقوق:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں بھی بتایا کہ انہیں

ان کے ساتھ بھی اچھا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ بھی مسلمان
کی اس صفت سے اسے اچھا سمجھیں۔

## ۳۔ عورتوں کے حقوق:

خطبہ حج الوداع میں اللہ کے نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق پر بھی غور
کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس طرح تمہارا عورتوں پر حق ہے اسی طرح
عورتوں کا بھی تم پر حق ہے"

عورتوں کے حقوق کو اسلام سے پہلے کچھ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ عورت
کو بہت بری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اسلام کے بعد عورت
کو عزت ملی اور ان کے حقوق واضح ہوئے۔ ان کو معاشرے
میں اہم کردار کی حامل قرار دیا گیا۔ عورت کو ہر طرح سے
اچھا کیا گیا اور ان کے حقوق کی پاسداری ہوئی۔ ذلالت اور
ذلت کی زندگی سے نجات ملی اور عورت کو عزت و احترام کی
نظر سے دیکھا گیا۔

## ۴۔ والدین کے حقوق:

والدین کے حقوق پر بھی خاصا غور کیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جب تمہارے والدین بوڑھے ہوجائیں تو ان کی خدمت کرو اور اُف تک نہ کہو"

جس نے اپنے والدین کی عزت کی ان کو احترام کی نگاہ سے دیکھا اسے جنت میں ڈالا جائے گا۔

## اسلام۔ مسلمانوں کا دین:

اسلام میں مسلمانوں کے لیے دین صرف اللہ ہی کا ہے۔ ایک اللہ کی وحدانیت کا یقین یہی دین ہے اسلام میں اللہ کو ایک ماننا لازم ہے۔ حج الوداع کے موقع پر اللہ نے حضورؐ کے ذریعے اپنا دین مکمل کر دیا اور اس کے تمام احکام اپنے بندوں تک پہنچا دیئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو رجوع

کرتے ہوئے کہا ۔

"میں نے تمام احکام تم کو پہنچا دیئے ہیں۔ انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور اسلام کا دامن نہ چھوڑنا۔ پہلی قومیں اسی لیے ہلاک ہو گئیں کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کی مخالفت کی۔"

اس طرح خطبہ حج الوداع میں بہت اہم نقات پر ذکر ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے تمام طور طریقے بتا دیئے۔ ان پر عمل کرتے ایک اچھے مسلمان ہونے کا ثبوت دینا ہم پر فرض ہے۔

x——x——x